۳۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ختم نبوت اور علمائے اہلحدیث و دیوبند

مُسمّٰی بہ

قادیان تھانہ بھون میں

ازقلم :- مولوی ظفر علی خاں سابق ایڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور

مع "تاریخی اضافات"

از :- مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ

ایک عجیب و غریب فتنہ

از قلم مولوی ظفر علی خاں سابق ایڈیٹر زمیندار لاہور

قادیان تھانہ بھون میں

پیغمبری بہر خانہ، نبوت بہر بازار

نقلِ کفر، کفر نباشد

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْرَفُ عَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفْ عَلِیْ

قادیان نے اخبار "فاروق" کے ذریعہ سے اعلان کیا ہے "کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے دروازہ کو بند کرنیوالے نہیں۔ بلکہ اس فیضانِ خداوندی کو جاری کرنے والے ہیں۔ اور دوسرے رسول تو صرف مومنوں کے روحانی باپ ہیں۔ مگر حضور انور علاوہ اس کے خاتم النبیین بھی ہیں۔ یعنی آپ کی توجہ روحانی، نبی تراش ہے۔ اور آپ کے فیضِ تعلیم سے منصب نبوت ہو سکتا ہے۔"

تھانہ بھون نے (ضلع مظفر نگر) نے قادیان کے اس متن قیمتی کی شرح کی ہے۔ اور عملی شرح کی ہے۔ سجادہ نشین امدادیہ حضرت مولانا

۵۹۶

[illegible]

گزشتہ ذی قعدہ

[illegible]

[illegible]

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ بہ سلسلہ وار

یعنی [illegible] حوادث الفتاویٰ [illegible] ترجیح الراجح [illegible]
تربیت السالک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جلد ۳	بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری	عدد ۵

[illegible]

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے باین خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللہم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ ۲۴ شوال ۳۵ھ۔

سوال جناب مخدومنا مولانا عزیز حفظکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کرامت نامہ وارد ہو کر باعث اعزاز ہوا اپنا پیر حضرت سید محمد قبلہ عالم مدظلہ العالی کا نواسہ مولوی ...... صاحب مرحوم کا ادھر ہے اس میں شبہ نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ دینیات میں تصنیف کر کے لوگوں کو مستفیض فرمایا مگر آپ سے

حاجی حافظ شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک ماہانہ صوفیانہ رسالہ شائع ہوتا ہے جس کا نام "الامداد" ہے۔ ماہ صفر ۱۳۳۶ھ کے "الامداد" میں مریدوں کے سوالات اور جناب پیر و مرشد کے جوابات درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۳۴ و ۳۵ پر ایک مرید نے ایک سوال کیا ہے جو سلسلۂ ترتیب میں تیسرے نمبر پہ واقع ہے۔ یعنی وہ سوال اور ان کے جواب اس سے پہلے بھی آ چکے ہیں۔ اس تیسرے سوال کی عبارت سراپا بشارت ملاحظہ ہو۔

ایک دفعہ :- ریاست رامپور میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب کے ہاں ٹھہرنا پڑا۔ جو طالب علم تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے (یعنی مولانا شاہ اشرف علی صاحب سے) بیعت ہیں۔ اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی۔ اثنائے گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس دو رسالے "امداد" "حسن العزیز" ماہوار آتے ہیں۔ بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی۔ مولوی صاحب (طالب علم) نے چند رسالے مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیئے۔ الحمد للہ جو لطف اُن سے اٹھایا بیان سے باہر ہے۔

ایک روز :- کا ذکر ہے۔ کہ "حسن العزیز" دیکھ رہا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا کہ نیند کا غلبہ ہوا۔ سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ "حسن العزیز" کو ایک طرف رکھ دیا۔ لیکن جب بندہ نے دوسری کروٹ بدلی۔ تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی۔ اس لئے رسالہ "حسن العزیز" کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا

ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْرَفْ عَلِیْ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) اتنے میں دل میں خیال پیدا ہوا کہ کلمہ شریف کے پڑھنے میں مجھ سے غلطی ہوئی اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل میں تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی تھی۔ زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔

بیداری:- اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ حالت خواب و بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا۔ پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر

بھی یہ کہتا ہوں کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَف عَلِیٌّ۔ حالانکہ اب میں بیدار ہوں۔ خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں۔ زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔ جو حضور کے ساتھ محبت کا باعث ہیں۔ کہاں تک عرض کروں۔

جواب:۔ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب اس کے جواب میں صرف ایک فقرہ پر قناعت فرماتے ہیں۔ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ متبع سُنّت ہے۔" "الامداد" کا رسالہ ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے۔ اور نہ ہم نے اسے پڑھا ہے۔ ہمارا ماخذ

اہلحدیث امرتسر:۔ ہے۔ جس نے ۲۵ جنوری ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں اس سوال وجواب کو بعنوان "مریدانہ محبت کا مالیخولیا" شائع کر دیا ہے۔ "النقل کالاصل" لکھ کے اس کی توثیق بھی کی ہے۔ اگر یہ سوال وجواب صحیح ہے اور بظاہر اس کو صحیح نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ تو کیا اسلام کے لئے یہ ایک "عجیب وغریب فتنہ نہیں" ہے۔ جسے "الامداد" نے سوتے سے بیدار کیا ہے۔ یہ فتوے خود حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب دیں گے۔ کہ فتنہ کو بیدار کرنے والے کی نسبت حدیث نبوی میں کیا حکم ہے؟ مرید لکھتا ہے کہ اس نے

(الف) خواب میں جناب پیرومرشد کا کلمہ پڑھا۔ ان کو رسُول اللہ کہا۔ پیغمبر مانا۔ جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ حضور خواجۂ کائنات سرورِ موجودات محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے معزول کر کے اپنے پیر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ نبی و رسُول مقرر کر دیا۔ اور بجائے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں درود بھیجتا رہا۔ اور انہی کو نبی کہتا رہا۔

(ب) بیداری ہوئی تو اُس حالت میں بھی زبان کذب ترجمان نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت سے معزول ہی رکھا۔ اور یہ منصب پیرومرشد ہی کے لئے مخصوص رہا۔

(ج) پہلے حالت خواب میں اور پھر حالتِ بیداری میں پاس شریعت دامن گیر ہوا۔ آدابِ شرعیہ نے ضمیرِ ایمانی کو ملامت کی۔ اور شرک فی النبوت کی غلطی محسوس کرائی۔ لیکن زبان قابو میں نہ تھی شیطان غالب تھا۔ باوصف جہد بلیغ کے اصلاح نہ ہو سکی اور وہ بدستور اپنے پیر ہی کو رسُول اللہ کہتا رہا۔

(د) پیر کی انتہائی محبت نے مرید میں یہ حالت پیدا کی۔ کیونکہ محبت شیخ میں وہ اتنا مستغرق تھا۔ کہ بطریق تعارف کتاب اللہ کے لئے جو ادب و احترام مرعی ہے۔ وہی اجلال و اکرام وہ اپنے پیر کی تحریروں کا ملحوظ رکھتا تھا۔ اور گہری نیند میں بھی اُسے یہی خیال تھا۔ کہ مبادا ان تحریرات کی بے ادبی نہ ہو۔ اور ان کی جانب پشت نہ

ہو جائے۔ وراءظہو دھم (یعنی پس پشت ڈال دیا) کی وعید ان لوگوں کے لئے تھی جو قرآن کریم سے اعراض کرتے ہیں۔ مگر مرید کا استغراق اس ادبی خصوصیت کو پیر کے رسالہ "حسن العزیز" کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور بڑے مبالغہ کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔

(ھ) حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ۔ محبت انسان کو بسا اوقات کور وکر (اندھا بہرا) بنا دیا کرتی ہے۔ پیر کو معلوم ہے کہ مرید اس کے ساتھ کس درجہ عقیدت رکھتا ہے۔ یہ بھی جانتا ہے کہ اسلام نے انسان کو محض اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ بننے کی تعلیم دی ہے۔ اور دوسری قسم کی محبتوں میں افراط و غلو کو منجر بفتنہ قرار دے کر اُن کو حدِ اعتدال کے اندر لانے کی تاکید کی ہے۔ بایں ہمہ نہ پیر ہی اس افراطِ محبت سے مرید کو روکتا ہے اور نہ مرید خود ہی اس غلط کاری کو محسوس کرتا ہے۔ وہ اُسے لازمۂ حسنِ عقیدت سمجھتا ہے۔ اس میں جس قدر مبالغہ ہو اسی قدر بہتر جانتا ہے۔

(و) مرید کو جب اپنے عارضۂ انتہائے شغف سے افاقہ ہوتا ہے۔ اور حالتِ سُکر سے عالم صحو میں آتا ہے۔ تو خود اس کو نہ اپنی اس حرکتِ شیطانی پر ندامت ہوتی ہے نہ تو وہ توبہ کرتا ہے نہ استغفار کرتا ہے۔ نہ اس پر خجل و منفعل ہوتا ہے اور نہ ہی پیر و مرشد اس کو تائب ہونے اور تجدید ایمان کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

(ش) مرید نے اپنے پیر کو رسُول اللہ کہا۔ ان کا کلمہ پڑھا۔ پھر غلطی کا احساس ہوا تو تصحیح کرنی چاہی۔ مگر اس پر قادر نہ ہوا۔ اس سے اور بھی پیر کی جناب میں اس کی محبت بڑھ گئی۔ اس کی عرضداشت کا آخری فقرہ یہ ہے۔ "اور بھی بہت سی وجوہ ہیں۔ جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔" یعنی واقعہ مذکورہ بھی باعثِ محبت ہوا ہے اور ایسے ہی اور بھی بہت سے بواعث ازدیادِ عقیدت ہیں۔ پیر اپنے مرید کے مفہوم عرضداشت سے بے خبر نہیں اُسے خوب علم ہے کہ واقعۂ فنا فی النبوت نے مرید کو اور بھی جناب پیر و مرشد کا دلدادہ بنا دیا ہے۔ مگر اس ضلالت آفریں الفت و محبت سے وہ اُس کو ذرا بھی نہیں روکتا بلکہ خاموش رہتا ہے۔ جس کے دوسرے معنے یہی ہوں گے کہ یہ ناجائز فعل اس کے نزدیک جائز یا کم از کم ناقابلِ مؤاخذہ ہے۔

تلقین:۔ مرید کی گزارش کی کیفیت تو آپ دیکھ چکے۔ اب جناب پیر و مرشد کی تلقین ملاحظہ ہو کہ جواب میں وہ اپنے اتباعِ سُنّت کو وجہ تسلی قرار دیتے ہیں۔ مگر ابتدائی بدیہیات سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں کہ اتباعِ سُنّت کی پہلی منزل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ جس کی مسئولیت اس واقعہ میں ان کو محسوس تک نہ ہوئی۔ پھر کیا یہ مساہلت منجر بہ مداہنت نہیں ہوئی۔ اور کیا متبعِ سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

یہی شیوہ شایانِ شان ہے۔ دوسری فرصت میں ہم دکھائیں گے کہ سنّتِ نبویہ نے ایسے حالات میں کیا ہدایت فرمائی ہے۔

(ان شآء اللہ وبیدہ التوفیق)

(رسالہ "ستارۂ صبح" لاہور جلد دوم شمارہ ۵ یکم فروری ۱۹۱۷ء)

(بحوالہ ماہنامہ "سالک" راولپنڈی جولائی ۱۹۵۵ء تا اگست ۱۹۶۳ء)

قادیان تھانہ بھون میں: مولوی ظفر علی خاں کے مکمل مذکورہ مضمون میں آپ نے یہ بھی پڑھ لیا کہ "سردار اہلحدیث" مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی اپنے اخبار "اہلحدیث" میں ۵۔ جنوری کی اشاعت میں تھانوی صاحب کے اس کلمہ و درود کا رد کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود تھانوی صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے۔ نہ خود توبہ کی اور نہ اپنے مرید شریر سے توبہ کرائی حالانکہ مولوی ثناء اللہ بھی ان کا موحد وہابی بھائی تھا۔ اور مولوی ظفر علی خاں بھی علماء دیو بند کا حامی تھا۔ جس کا دیو بند کی قصیدہ خوانی میں یہ مشہور شعر ہے کہ ؎

نشاد باش! اے سرزمین دیو بند
ہند میں تونے کیا اسلام کا پرچم بلند

بہرحال:۔ علماءِ دیو بند ہی کے حامی و حمنوا مولوی ظفر علی خاں نے واشگاف طور پر واضح کر دیا۔ کہ جس طرح قادیان میں ختم نبوت کے خلاف سازش کر کے جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا گیا۔ اسی طرح تھانہ بھون میں بھی مرزا قادیانی کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی جعلی نبوت و رسالت کا ڈھونگ رچایا۔
؎ ہوشیار اے مردِ مومن ہوشیار

"قادیان تھانہ بھون میں" کے مضمون میں رسالہ

"اہلحدیث" لاہور:- "اہلحدیث" امرتسر کی طرح ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور نے بھی تھانوی کے کلمۂ درود پر بدیں الفاظ تبصرہ کیا ہے کہ رسالہ "الامداد" کے اُس اقتباس پر غور فرمائیں۔ کہ تھانوی نے مرید کی زبان سے نکلے ہوئے کفر صریح کے جملے کا کس نشاط و سرورِ طبع کے ساتھ تحسین آمیز انداز میں حوصلہ افزا جواب دیا ہے۔

سعید احمد دیوبندی:- .... اس پر کچھ کہنے کی بجائے ابھی کے آدمی مولانا سعید احمد اکبر آبادی رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند کا تبصرہ درج ہے۔ ملاحظہ ہو... "اس کا سیدھا اور صاف جواب یہ تھا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ شیطان کا فریب ہے اور نفس کا دھوکہ ہے۔ تم فوراً توبہ کرو۔ اور استغفار کرو۔ لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں۔ تم کو غایت محبت نسبت ہے۔ یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ اور ثمرہ ہے (رسالہ برہان فروری ۱۹۵۲ء)

"اہلحدیث:- .... اس تشنۂ تکمیل تبصرہ میں اتنا اور اضافہ کئے دیتا ہوں۔ کہ یہ واقعہ دراصل مرشد و مرید کا سمجھا بوجھا منصوبہ اور دونوں ہی کی منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا عذر بفرضِ محال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی زبان بے قابو ہو گئی تھی اور بے اختیاری میں کلمہ کفر نکل گیا تھا۔ تو تعجب اس پہ ہے کہ پیر و مرشد تو [illegible]

تو پھر مرید کو سرزنش

کرنے کی بجائے حوصلہ افزا جواب کیوں لکھ دیا؟

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۸۵ء)

قلعہ دیدار سنگھ: ضلع گوجرانوالہ میں اہلحدیث مولوی محمد اشرف سیم نے بعنوان "دیوبندیت کا پوسٹ مارٹم"

علماء دیوبند کے "ناپاک عقائد اور غیر شرعی اعمال کے جائزہ" پر مشتمل بڑے سائز کا اشتہار شائع کیا ہے "جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں اس اشتہار کا اعلان کیا ہے۔ اس اشتہار میں بھی عقیدہ نمبر ۵ کے تحت تھانوی کے مذکورہ کلمہ و درود کو "ناپاک عقائد" سے تعبیر کیا ہے۔ مگر علماء اہلحدیث کے اس اعتراف حقیقت اور دیوبندی حکیم الامت کے کفر و گستاخی اور ختم نبوت سے بغاوت کے اقرار کے باوجود تعجب ہے کہ علماء اہلحدیث پھر بھی علماء دیوبند کو اپنا "موحد بھائی" سمجھتے ہیں اور بریلوی علماء اہل سنت کے بالمقابل ہمیشہ علماء اہلحدیث و علماء دیوبند شیر و شکر اور یک جان و دو قالب ہو کر دونوں فریق اپنی اندرونی نجدیت و وہابیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اپنے مریدسے اپنا کلمہ و درود پڑھوانے اور اس کی اشاعت عام کرنے والے یہ وہی اشرف علی تھانوی ہیں جنہوں نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب "حفظ الایمان" میں شانِ رسالت میں گستاخی کرتے ہوئے یہ مشہور کفریہ عبارت لکھی ہے کہ "بعض علوم غیبیہ ... حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون (بچہ و پاگل)

بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (چوپاؤں) کے لئے بھی حاصل ہے۔" (بلفظہ)
استغفراللہ۔ کیسی ناپاک تشبیہ اور شانِ رسالت کی کس قدر توہین و تنقیص ہے

اسماعیل دہلوی:۔ تھانوی صاحب سے بہت پہلے پیشوائے علماء اہلحدیث و دیوبند مولوی اسماعیل دہلوی نے بدیں الفاظ اجرائے نبوت کو ممکن قرار دے کر منکرینِ ختمِ نبوت کی راہ ہموار کی۔

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے۔ کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے کروڑوں نبی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے۔" (تقویۃ الایمان)

حالانکہ اگر ایسا ہونا ممکن ہوتا تو خدا تعالیٰ ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین (آخری نبی) نہ فرماتا۔ کیونکہ اس صورت میں معاذاللہ اس کا یہ فرمان جھوٹا قرار پاتا۔ حالانکہ نہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ نہ خاتم النبیین کے بعد کوئی اور نبی پیدا فرما سکتا ہے۔ معاذاللہ "کروڑوں محمد کے برابر پیدا کر ڈالے۔" کے "تقویۃ الایمانی" عقیدہ باطلہ نے ختم نبوت کے قطعی عقیدہ میں تشکیک وامکان اور رخنہ اندازی کرکے • نہ صرف ختم نبوت کے منکروں اور مرزائیوں کو تقویت پہنچائی • بلکہ شانِ الوہیت کو بھی امکان کذب کا دھبہ لگایا • اور یہ ناپاک تاثر دے کر شانِ محمدی کی بھی تنقیص کی۔ کہ یہ محمد کیا ہیں۔ ان کے برابر تو کروڑوں اور محمد بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

بانی دیوبند:۔ مولوی اسماعیل دہلوی کے بعد بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے بھی باغیانِ ختم نبوت کی راہ

اور مرزا صاحب کے انتقال پر اخبار "وکیل" امرتسر میں طویل تعزیتی اداریہ لکھا۔" (عبدالمجید سالک کے نوازش نامے" صفحہ ۱۰-۱۰۲) (تاریخ احمدیت صفحہ ۱۴۹)

رشید احمد گنگوہی:۔ دیوبندی قطبُ العالم نے ۱۳۰۱ھ میں جب کہ قادیانی کو "مردِ صالح" قرار دیا۔ تو مولوی محمد لدھیانوی نے اس کا مفصل رد لکھا ملاحظہ ہو "فتاویٰ قادریہ" صفحہ ۳۔ "فتاویٰ رشیدیہ" میں بھی تکفیرِ مرزا کا کوئی عنوان نہیں۔

مولوی احمد علی:۔ لاہوری دیوبندی کے متعلق مولوی عامر عثمانی فاضل دیوبند (برادرزادہ مولوی شبیر احمد عثمانی) نے اپنے رسالہ "تجلی" میں شائع کیا ہے۔ کہ "مولوی احمد علی اپنی ایک کتاب "وحی و الہام" میں لکھتے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے۔ لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی۔ اور یہ نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نوازتی ہے۔"

(ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۳۱)

وہابی کلمہ:۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے ہم مسلک مولوی عبدالجبار غزنوی کے متعلق لکھا ہے کہ "ہمارے ملک میں ایک نئی تثلیث قائم ہوئی ہے۔ جو عیسائیوں کی تثلیث سے زیادہ مضبوط ہے۔۔۔ جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَبْدُ الْجَبَّارِ اِمَامُ اللّٰہِ۔ اس سے ملنا جائز نہیں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

ثنائی فتویٰ:۔ "میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتدا جائز ہے۔ چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔" (اہلحدیث امرتسر ۱۶ اپریل ۱۹۱۵ء) وہابی مرزائی سازش مردہ باد!

گانا بجانا چھوڑیں۔ تلاوت و نعت اور علماء اہلسنت کی تقاریر سنیں۔ اور میوزک سنٹروں کا مقاطعہ کریں

عُلماءِ اہلِ سُنّت کی جیتی جاگتی تقریریں

الحمد للہ عرصہ تین سال سے مکتبہ رضائے مصطفےٰ کے تبلیغی شعبہ کے تحت ماہنامہ رضائے مصطفےٰ اور علماء اہلسنت کی تصانیف کی نشر و اشاعت کا سلسلہ جاری ہے اور حال ہی میں لوگوں کو میوزک سنٹروں اور گانے بجانے کی وبا سے بچانے کیلئے تقریری شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں مشہور و معروف و موجودہ علماء کی تقاریر اور نعت خوانی خوش الحان نعت خوانوں کا منظوم کلام کیسٹوں میں ریکارڈ کر کے تقسیم کیا جاتا ہے۔ جن حضرات کی جیتی جاگتی تقاریر کے کیسٹ دستیاب ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:۔

• محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب فیصل آبادی • شیخ القرآن علامہ عبد الغفور صاحب ہزاروی • [illegible] مولانا عبد العلیم میرٹھی • مفکر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی • مفتی اعظم علامہ سید ابو البرکات لاہوری • حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی • [illegible]

[illegible]

• تلاوت و نعت • قاری غلام رسول صاحب لاہور • [illegible]

مناظرہ

١۔ [illegible]

٢۔ [illegible]

٣۔ [illegible]

مزید تفصیل کیلئے [illegible] ملاحظہ فرمائیے۔

مکتبہ رضائے مُصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

مزید ہموار کرتے ہوئے آیۂ کریمہ خاتم النبیین کے اجماعی معنیٰ آخری نبی میں تحریف کرکے پہلے تو یہ تاثر دیا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ عوام کا خیال ہے (ملخصاً تحذیر الناس ص۳)

پھر رہی سہی کسر یہ کہہ کر پوری کردی کہ "اگر بالفرض ● بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو ● تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا ● چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین ● یا فرض کیجئے اسی زمین میں ● کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" (تحذیر الناس ص۱۴)

مذکورہ ہر دو عبارت میں کوئی نبی پیدا ہو۔ فرض کیجئے تجویز کیا جائے۔ آخری نبی ہونا عوام کا خیال ہے کے الفاظ قابل غور ہیں کہ کس کس انداز میں عقیدۂ ختم نبوت میں تحریف و تشکیک اور رخنہ اندازی کی گئی ہے۔ دیو بندی مجلس تحفظ ختم نبوت و مجلس احرار کے دیو بندی علماء ہی از روئے انصاف بتائیں ● کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے یا تجویز کئے جانے پر خاتمیت محمدی میں کچھ فرق آتا ہے یا نہیں ● اگر فرق آتا ہے اور مسئلہ ختم نبوت میں لازماً رخنہ اندازی ہوتی ہے۔ تو پھر نانوتوی صاحب کیوں کہتے ہیں کہ کچھ فرق نہ آئے گا ● اور اگر فرق نہیں آتا اور مسئلہ ختم نبوت میں رخنہ اندازی نہیں ہوتی۔ تو پھر تحفظ ختم نبوت کا نعرہ لگانا دھوکہ ہے یا نہیں کہ ● اصل عقیدہ تو یہ ہے کہ خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آتا کیونکہ خاتم النبیین کا معنیٰ آخری نبی ہے

ہی نہیں۔ یہ تو عوام کا خیال ہے • لیکن لوگوں کو دھوکہ دینے اور چندہ بٹورنے کے لئے تحفظِ ختم نبوت کا نعرہ لگا کر سیاسی ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔ کیونکہ جب فرق نہیں آتا تو تحفظ کا کیا معنی؟ تحفظ تو فرق آنے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

مفتی کفایت اللہ:۔ دہلوی دیوبندی نے مرزائیوں کا ذبیحہ حلال کرنے کے لئے تمام امتِ مسلمہ کے برخلاف یہ خود ساختہ فتویٰ جاری کیا کہ اگر کسی "مرزائی کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہلِ کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے!" (محمد کفایت کان اللہ لہٗ دہلی۔ کتاب کفایت المفتی جلد اول ص ۳۱۳)

ابوالکلام آزاد:۔ علماءِ اہلحدیث و دیوبند کے امام مولوی ابوالکلام آزاد نے اس سوال پر "کیا احمدی گروہ کی شرکت اشاعتِ اسلام میں معتبر ہے یا نہیں" یہ جواب دیا کہ " اگر اشاعتِ اسلام کا کام یہ فرقہ (یعنی فرقہ احمدیہ) اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ فرقہ اس میں شریک نہ ہو..... اس طرح تمام اہل قبلہ متحد و متفق ہو جائیں۔ گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجرِ محبت و اخوت کے برگ و بار ہیں"۔ (البلاغ ۱۳ جنوری ۱۹۱۶ء ص ۲۰۶)

• "وفاتِ مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے" (ملفوظاتِ آزاد ص ۱۳۰)

• مولانا ابوالکلام آزاد نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب کافر نہیں۔ ...مرزا غلام احمد کے انتقال پر مولانا ان کے جنازہ کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔

جشن میلاد النبی
جشن دیوبند
از مولانا ابو داؤد محمد صادق
ہدیہ ۲/۲۵

پاسبان کنز الایمان
ترجمۃ القرآن پر اعتراضات کے جوابات۔ کنز الایمان و دیگر تراجم
ہدیہ ۵ روپے

کتاب
شاہ احمد نورانی
از مولانا ابو داؤد محمد صادق

دُرِّ سنیہ فی ردّ وہابیہ
ہدیہ ۵ روپے

حضرت ملا علی قاری
اور مسلک اہلسنت
از مولانا غلام فرید ہزاروی
ہدیہ ۳ روپے

دو جماعتیں
تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی
کا
اصل پس منظر
ہدیہ ۳ روپے

روحانی
حقائق
ہدیہ ۵ روپے
از مولانا ابو داؤد محمد صادق

نعرۂ رسالت
اور
اجماع امت
ہدیہ ۲/۲۵

دربار رسالت میں سندھی شعراء
کا
نذرانۂ عقیدت
ہدیہ ۳ روپے

مسلک مبارک
ہدیہ ۲/۲۵

غوث الاعظم
ہدیہ ۲/۲۵